مطالعہ قرآن وحدیث - اہل تقویٰ کے اوصاف

فروری–2024

قرآن حکیم میں جن آیات میں تقویٰ کا ذکر آیا ہے، ان کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ کلام الٰہی تقویٰ کو کسی ایک محدود معنوں میں استعمال نہیں کرتا، بلکہ متعدد آیات میں اس کے مختلف پہلوؤں کی تشریح بھی کرتا ہے۔ اس سے اہلِ تقویٰ کی زندگی کے مختلف گوشے اور اوصاف سامنے آتے ہیں اور واضح ہوتا ہے کہ ایک متقی کی عملی زندگی کا نمونہ کیسے ہونا چاہیئے۔ ذیل میں قرآنی آیات کی روشنی میں ان اوصاف کی نشاندہی کی گئی ہے، جس کا بغور مطالعہ ہمارے لئے اہل تقوی کے ان مختلف جہات کو سمجھنے اور ان اوصاف کو ہماری زندگیوں میں اختیار کرنے میں مددگار ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالی ہمیں قرآن حکیم کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کو آسان بنائے۔ آمین۔

1 اہل تقوی کون ہیں: نیکی کی حقیقت اور اہل تقوی کی صفات

1.1 ﴿لَّيْسَ الْبِرَّ أَن تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ وَآتَى الْمَالَ عَلَىٰ حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَالسَّائِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُوا ۖ وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِينَ الْبَأْسِ ۗ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ﴿177﴾ (سورۃ البقرہ)

- نیکی یہ نہیں ہے کہ تم نے اپنے چہرے مشرق کی طرف کر لیے یا مغرب کی طرف، بلکہ نیکی یہ ہے کہ آدمی اللہ کو اور یوم آخر اور ملائکہ کو اور اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب اور اس کے پیغمبروں کو دل سے مانے اور اللہ کی محبت میں اپنا دل پسند مال رشتے داروں اور یتیموں پر، مسکینوں اور مسافروں پر، مدد کے لیے ہاتھ پھیلانے والوں پر اور غلاموں کی رہائی پر خرچ کرے، نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے۔ اور نیک وہ لوگ ہیں کہ جب عہد کریں تو اسے وفا کریں، اور تنگدستی و مصیبت کے وقت میں اور حق وباطل کی جنگ میں صبر کریں۔ یہ ہیں راستباز لوگ اور یہی لوگ متقی ہیں۔ مشرق اور مغرب کی طرف منہ کرنے کو تو محض بطور تمثیل بیان کیا گیا ہے، دراصل مقصود یہ ذہن نشین کرنا ہے کہ مذہب کی چند ظاہری رسموں کو ادا کر دینا اور صرف ضابطے کی خانہ پُری کے طور پر چند مقرر مذہبی اعمال انجام دینا اور تقویٰ کی چند معروف شکلوں کا مظاہرہ کر دیناوہ حقیقی نیکی نہیں ہے، جو اللہ کے ہاں وزن اور قدر رکھتی ہے۔-

خلاصہ تفسیر

تفہیم القرآن: مشرق اور مغرب کی طرف منہ کرنے کو تو محض بطور تمثیل بیان کیا گیا ہے، دراصل مقصود یہ ذہن نشین کرنا ہے کہ مذہب کی چند ظاہری رسموں کو ادا کر دینا اور صرف ضابطے کی خانہ پری کے طور پر چند مقرر مذہبی اعمال انجام دینا اور تقویٰ کی چند معروف شکلوں کا مظاہرہ کر دیناوہ حقیقی نیکی نہیں ہے، جو اللہ کے ہاں وزن اور قدر رکھتی ہے۔

تدبر قرآن: آیت 177 کا مضمون: دین محض چند رسوم وظواہر کا نام نہیں: ان مذکورہ آیات میں نیکی کی حقیقت اور اصل اہل تقوی کا کردار اور اللہ رب العالمین پر ایمان اس کے لوازم وثمرات کا ذکر ہے۔ یعنی ایمان، انفاق، اقامت صلوۃ، ادائے زکوۃ، ایفائے عہد اور ہر طرح کے حالات میں حق پر استقامت کا بیان ہو رہا ہے۔ اس مضمون کی تمہید اس طرح ہے کہ خدا کے ساتھ وفاداری کا حق مشرق یا مغرب کی طرف رخ کر لینے سے ادا نہیں ہوگا جیسا کہ یہود و نصاریٰ نے سمجھ رکھا ہے، چنانچہ اسی مسئلہ پر ان کے ہاں ایک مدت سے معرکہ جدال و قتال گرم ہے۔ گویا ان کے خیال میں اصل دین

مطالعہ قرآن وحدیث - اہل تقویٰ کے اوصاف

فروری–2024

یہی ہے۔ بلکہ اس کے لیے فلاں فلاں چیزوں کی ضرورت ہے۔ اس تمہید سے مقصود مسلمانوں کو یہ آگاہی دینا ہے کہ دین محض چند رسوم وظواہر کا نام نہیں ہے بلکہ وہ زندگی سے نہایت گہرے تعلق رکھنے والے اعمال واخلاق کا مجموعہ ہے اس وجہ سے وہ اگلی امتوں کی طرح صرف رسوم کے بندے بن کر نہ رہ جائیں بلکہ دین کی اصلی حقیقتوں کو اپنائیں جو اس آیت میں بتائے گئے ہیں۔ انہی کو اپنا کر وہ خدا کے ساتھ اپنی وفاداری کا حق ادا کر سکیں گے۔ ان کے بغیر محبت ووفاداری کے دعوے بالکل بے بنیاد ہیں۔

امت کے لیے ایک تنبیہ: یہ تمہید جیسا کہ ہم نے اشارہ کیا ہے اس امت کے لیے تنبیہ ہے کہ اس طرح کی فروعی باتوں میں الجھ کر اصل دین سے دستبردار نہ ہو جانا ورنہ یہود ونصاریٰ ہی کی طرح تم بھی مچھر کو چھاننے والے اور اونٹ کے نگلنے والے بن کر رہ جاؤ گے اور جس طرح ان کا دعوائے خدا پرستی بے معنی ثابت ہوا اسی طرح تمہاری خدا پرستی بھی بے معنی ہو کر رہ جائے گی۔ اس سے مقصود، جیسا کہ عرض کیا گیا، اس امت کو یہود ونصاریٰ اور مشرکین کی بدعات اور ظاہر پرستیوں سے بچا کر دین کی اصل حقیقتوں کی طرف متوجہ کرنا تھا لیکن افسوس ہے کہ یہ امت بھی انہیں وادیوں میں بھٹک کر رہ گئی جن میں پچھلی امتیں ہلاک ہوئیں تھیں۔

ترک دنیا، زہد، درویشانہ زندگی گزارنا

فی ظلال القرآن: یہاں اللہ تعالیٰ۔ عبادات اور شعائر دین کی ظاہری شکل وصورت کے بارے میں یہودیوں کی ظاہر بینی اور تقشف پرستی کو بے نقاب کرتے ہوئے، حسن وقبح کا ایک عظیم معیار اور نیکی اور بدی کی اصلی حقیقت بیان کر رہے ہیں۔ کیونکہ یہودی ان ظاہری امور کے بارے میں بے حد حساس تھے اور جھگڑتے تھے۔

تحویل قبلہ یا تمام عبادات میں غرض وغایت یہ نہیں کہ لوگ مشرق کی طرف رخ کریں یا مغرب کی طرف چہرہ کر کے عبادت سرانجام دیں۔ بیت المقدس کی طرف رخ کریں یا مسجد حرام کی طرف۔ بلکہ ان کے لئے بہت ضروری ہے کہ دل کے اندر محسوس کیا جانے والا تصور اور اسلامی نظریہ حیات کا زندہ شعور ضروری ہے۔ ان ذہنی امور کے ساتھ ساتھ مخصوص طرز عمل اپنانا بھی ضروری ہے۔ نیکی دراصل ایک تصور ہے، ایک شعور ہے، کچھ اعمال ہیں، ایک طرز عمل ہے۔ یہ ایک تصور حیات ہے۔ صرف مشرق ومغرب کی طرف سے رخ پھیر دینے سے زندگی میں یہ انقلاب کیونکر آسکتا ہے۔ منہ کوئی ادھر کرے یا ادھر کرے، فرق کیا پڑتا ہے، اصل مقصد تو رجوع قلب ہے۔ جو اللہ کے احکام مانتا ہے، منزل پالیتا ہے۔ یہی معاملہ ہے تمام دینی شعائر کی ظاہری شکل وصورت کا، جنہیں یہ ادا کرتے ہیں۔ جو اللہ کے احکام مانتا ہے، منزل پالیتا ہے۔ یہی معاملہ ہے تمام دینی شعائر کی ظاہری شکل وصورت کا، جنہیں یہ ادا کرتے ہیں۔ وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ وَالْمَلائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ "بلکہ نیکی یہ ہے کہ آدمی اللہ کو اور یوم آخر اور ملائکہ کو اور اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب اور اس کے پیغمبروں کو دل سے مانے۔"

یہ ہے بھلائی کا وہ معیار جو تمام بھلائیوں کا مجموعہ ہے۔ اس معیار میں نیکی کی جو اقدار مقرر کی گئی ہیں وہ بہت ہی وزنی ہیں۔

ذرا دیکھئے ایک ہی آیت میں نظریہ وعقیدہ کے اصول، جسمانی فرائض اور مالی ذمہ داریاں اور دولت کے واجبات کو بیان کر دیا گیا ہے۔ نظریہ وحقیقت کو ایک کر دیا گیا ہے۔ ایسی اکائی کی صورت میں جس کو ٹکڑے نہ کیا جاسکتا ہو، جس کے اجزاء ایک دوسرے سے کبھی جدا نہ ہو سکیں اور زندگی کے ان مختلف شعبوں کا عنوان صرف ایک ہے (نیکی) بعض احادیث میں نیکی کو عین ایمان کہا گیا ہے۔ غرض یہ آیت اسلامی تصور حیات کا مکمل خلاصہ ہے۔ اسلامی نظام زندگی کے اصول اس میں یکجا ہو گئے ہیں۔ یہ سب ضروری اصول ہیں ایک دوسرے کے مقابل ہیں۔ اور ان کے بغیر اسلامی نظام کا قیام ہرگز نہیں ہو سکتا۔

مطالعہ قرآن وحدیث - اہل تقویٰ کے اوصاف

فروری–2024

جن لوگوں کی صفات یہ ہوں، ان کا مقام بھی یہاں آخر میں بطور نتیجہ بیان کر دیا جاتا ہے۔ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ(177)" یہ ہیں راست باز لوگ اور یہ ہیں متقی۔"

یہی لوگ ہیں جنہوں نے اسلام میں، اپنے رب کے ساتھ بالکل سچ کہا۔ وہ ایمان واعتقاد میں بھی سچے ہیں اور اپنے ایمان واعتقاد کو اپنی زندگی میں عملی شکل دینے میں بھی بالکل وہ سچے ہیں۔ یہی لوگ دراصل متقی ہیں جو اپنے رب کے ساتھ جڑ جاتے ہیں، اس سے ڈرتے ہیں۔ وہ احساس ذمہ داری اور شعور کے ساتھ اپنے فرائض سرانجام دیتے ہیں۔

ان آیات کے درمیان سے ذرا جھانک کر دیکھیں، ہمیں ایک بلند افق نظر آئے گا۔ ایک بلند مقام عزت نظر آئے گا۔ یہ وہ مقام ہے جہاں تک اللہ تعالیٰ ،انسانیت کو اپنے تجویز کردہ اعلیٰ ترین نظام حیات کے ذریعے سرفراز کرنا چاہتا ہے۔

1.2 ۞ وَسَارِعُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ ﴿133﴾ الَّذِينَ يُنفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ ۗ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ﴿134﴾ وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمَن يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَىٰ مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿135﴾ (سورۃ آل عمران)

- دوڑ کر چلو اُس راہ پر جو تمہارے رب کی بخشش اور اُس جنت کی طرف جاتی ہے جس کی وسعت زمین اور آسمانوں جیسی ہے، اور وہ اُن خدا ترس لوگوں کے لیے مہیا کی گئی- جو ہر حال میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں خواہ بدحال ہوں یا خوش حال، جو غصے کو پی جاتے ہیں اور دوسروں کے قصور معاف کر دیتے ہیں ایسے نیک لوگ اللہ کو بہت پسند ہیں و۔134- اور جن کا حال یہ ہے کہ اگر کبھی کوئی فحش کام ان سے سرزد ہو جاتا ہے یا کسی گناہ کا ارتکاب کر کے وہ اپنے اوپر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو معاً اللہ انہیں یاد آ جاتا ہے اور اس سے وہ اپنے قصوروں کی معافی چاہتے ہیں کیونکہ اللہ کے سوا اور کون ہے جو گناہ معاف کر سکتا ہو اور وہ دیدہ و دانستہ اپنے کیے پر اصرار نہیں کرتے 135

1.3 ۞ قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ ۖ أَلَّا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ۖ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ۖ وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُم مِّنْ إِمْلَاقٍ ۖ نَّحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ ۖ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۖ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ۚ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُم بِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿151﴾ وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُ ۖ وَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ ۖ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۖ وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ ۖ وَبِعَهْدِ اللَّهِ أَوْفُوا ۚ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُم بِهِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿152﴾ وَأَنَّ هَٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ ۖ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَن سَبِيلِهِ ۚ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُم بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿153﴾ (سورۃ الانعام)

- اے محمدؐ! ان سے کہو کہ آؤ میں تمہیں سناؤں تمہارے رب نے تم پر کیا پابندیاں عائد کی ہیں: یہ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، اور والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو، اور اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو، ہم تمہیں بھی رزق دیتے ہیں اور ان کو بھی دیں گے اور بے شرمی کی باتوں کے قریب بھی نہ

مطالعہ قرآن وحدیث - اہل تقویٰ کے اوصاف

فروری–2024

جاؤخواہ وہ کھلی ہوں یاچھپی اور کسی جان کو جسے اللہ نے محترم ٹھیرایاہے ہلاک نہ کرو مگر حق کے ساتھ یہ باتیں ہیں جن کی ہدایت اس نے تمہیں کی ہے، شاید کہ تم سمجھ بوجھ سے کام لو–(151)اور یہ کہ یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ مگر ایسے طریقہ سے جو بہترین ہو، یہاں تک کہ وہ اپنے سن رشد کو پہنچ جائے اور ناپ تول میں پوراانصاف کرو،ہم ہر شخص پر ذمہ داری کا اتناہی بار رکھتے ہیں جتنااس کے امکان میں ہے،اور جب بات کہوانصاف کی کہوخواہ معاملہ اپنے رشتہ دار ہی کا کیوں نہ ہو،اور اللہ کے عہد کو پورا کرو ان باتوں کی ہدایت اللہ نے تمہیں کی ہے شاید کہ تم نصیحت قبول کرو.(152)نیز اس کی ہدایت یہ ہے کہ یہی میر اسیدھاراستہ ہے لہٰذا تم اسی پر چلو اور دوسرے راستوں پر نہ چلو کہ وہ اس کے راستے سے ہٹا کر تمہیں پراگندہ کر دیں گے یہ ہے وہ ہدایت جو تمہارے رب نے تمہیں کی ہے،اس طرح شاید متقی اور پرہیز گار بن جاؤ–

احادیث

1. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " سأل موسى ربَّه عن ستِّ خصال؛ كان يظن أنَّها له خالصة، والسابعة لمْ يكن موسى يحبُّها: **1** - قال: يا ربِّ! أي عبادك أتقى؟ قال: الذي يذكر ولا ينسى. **2**- قال: فأيُّ عبادك أهدى؟ قال: الذي يتبع الهدى. **3**- قال: فأيُّ عبادك أحكم؛ قال: الذي يحكم للناس كما يحكم لنفسه. **4**- قال: فأيُّ عبادك أعلم؟ قال: الذي لا يشْبعُ من العلم؛ يجمع علم الناس إلى علمه. **5** - قال: فأيُّ عبادك أعزُّ؟ قال: الذي إذا قدر غفر. **6**- قال: فأيُّ عبادك أغنى؟ قال: الذي يرضَى بما يُؤتى. **7**- قال: فأيُّ عبادك أفقر؟ قال: صاحبٌ منقوصٌ (¬1). قال رسول الله - صلى الله عليه وسلم -: ليس الغنى عن ظهر؛ إنّما الغنى غنى النفس، وإذا أراد الله بعبد خيْراً؛ جعل غناه في نفسه، وتقاه في قلبه، وإذا أراد الله بعبد شرّاً جعل فقره بين عينيه)" ،

سیدناابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے چھ چیزوں کے بارے میں دریافت کیااور ان کاخیال یہ تھا کہ یہ ان کے لیے خاص ہیں اور ساتویں چیز کو موسیٰ علیہ السلام ناپسند کرتے تھے۔(۱)موسیٰ علیہ السلام نے کہا:اے میرے رب!تیرا کون سابندہ بہت زیادہ متقی ہے؟اللہ تعالیٰ نے فرمایا:”جو مجھے یادرکھتاہے اور بھولتا نہیں۔“(۲) موسیٰ علیہ السلام نے کہا:تیرا کون سابندہ بہت زیادہ ہدایت یافتہ ہے؟اللہ تعالیٰ نے فرمایا:”جو(میری)ہدایت کی پیروی کرتا ہے۔“(۳) موسیٰ نے کہا:تیرا کون سابندہ سب سے زیادہ منصف ہے؟اللہ تعالیٰ نے فرمایا:”جو لوگوں کے لیے اسی طرح فیصلہ کرتا ہو،جس طرح اپنی ذات کے لیے فیصلہ کرتا ہے۔“(۴)موسیٰ علیہ السلام نے کہا:تیرا کون سابندہ زیادہ علم والا ہے؟اللہ تعالیٰ نے فرمایا:”جو علم سے سیر نہیں ہوتااور لوگوں کے علم کو اپنے علم کی طرف جمع کرتا ہے۔“(۵)موسیٰ علیہ السلام نے کہا:تیرا کون سابندہ زیادہ معزز ہے؟اللہ تعالیٰ نے فرمایا:”جو(مقابل پر)قدرت پانے کے بعد معاف کردے۔“(۶)موسیٰ نے کہا:تیرا کون سابندہ بہت زیادہ مالدار ہے؟اللہ تعالیٰ نے

مطالعہ قرآن وحدیث - اہل تقویٰ کے اوصاف

فروری–2024

فرمایا:" جسے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) جو کچھ دیا جائے وہ اس پر راضی ہو جائے۔"(۷) موسیٰ علیہ السلام نے کہا: تیرا کون سا بندہ سب سے زیادہ فقیر ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:"جو صاحب (یعنی مالدار اپنے مال کو) کم سمجھنے والا (اور مزید طلب کرنے والا ہو)"۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مالداری (اور بے نیازی کو) کو غنی نہیں کہتے، غنی تو دل کا ہوتا ہے، جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے حق میں خیر و بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے نفس میں غنی اور دل میں تقویٰ پیدا کر دیتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے حق میں شر کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی فقیری کو اس کی پیشانی پر رکھ دیتا ہے۔"۔

2. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَيُّ النَّاسِ أَكْرَمُ؟ قَالَ:" أَكْرَمُهُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاهُمْ"

ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ سے کسی نے سوال کیا کہ انسانوں میں کون سب سے زیادہ شریف ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ سب سے زیادہ شریف وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہو۔

3. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ”إِنَّ أَوْلِيَائِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُتَّقُونَ، وَإِنْ كَانَ نَسَبٌ أَقْرَبَ مِنْ نَسَبٍ، فَلاَ يَأْتِينِي النَّاسُ بِالأَعْمَالِ وَتَأْتُونَ بِالدُّنْيَا تَحْمِلُونَهَا عَلَى رِقَابِكُمْ، فَتَقُولُونَ: يَا مُحَمَّدُ، فَأَقُولُ هَكَذَا وَهَكَذَا: لَا“، وَأَعْرَضَ فِي كِلا عِطْفَيْهِ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:”میرے دوست روزِ قیامت متقی لوگ ہوں گے، خواہ کسی کا نسب دوسرے کی نسبت مجھ سے زیادہ قریب ہو۔ ایسا نہ ہو کہ لوگ میرے پاس اعمال لے کر آئیں اور تم دنیا کو اپنی گردنوں پر اٹھائے ہوئے آؤ اور کہو: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہماری مدد کیجیے، تو میں اس طرح سے انکار کروں کہ: چلو چلو۔“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں جانب اعراض کر کے اشارہ کیا۔

تخريج الحديث: «حسن: أخرجه ابن أبى عاصم فى السنة: 213 و الطبراني فى تهذيب الآثار: 434 و البيهقي فى الزهد: 882 - أنظر الصحيحة: 765» قال الشيخ الألباني: حسن